بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

The Ahmadiyya Movement in Islam Inc.

INTERNATIONAL HQ.,
RABWAH, PAKISTAN.

National HQ.,
2141 Leroy Place, N.W.
Washington, D.C. 20008

WEST COAST REGION
3336 MAYBELLE WAY
OAKLAND CA 94619
(415) 261-9481

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

اگست ۷۹

مرتبہ عطا اللہ کلیم

ربوہ ۵ ظہور / جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ٹھیک ہے الحمد للہ کی شکایت ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

حقیقتاً اور واقعتاً غلبۂ اسلام کا زمانہ آچکا ہے: خلیفۃ المسیح الثالث کا اعلان

پندرھویں فضل عمر درس القرآن کلاس کے اختتامی اجلاس سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

ربوہ ۲۴ وفا (جولائی) امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حقیقتاً اور واقعتاً غلبۂ اسلام کا زمانہ آچکا ہے اور انسانوں کی اکثریت جو آج اسلام سے باہر ہے وہ مستقبل قریب میں اسلام میں داخل ہوگی۔ آپ آج صبح یہاں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ۱۵ ویں فضل عمر درس القرآن کلاس کی اختتامی تقریب سے خطاب فرما رہے تھے — یہ کلاس ۱۰ ظہور (؟) کو شروع ہوئی تھی اور اس میں پاکستان بھر سے ۲۱۴ جماعت ہائے احمدیہ کے ۵۳۲ طلبہ و طالبات شامل ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں پر مستقبل قریب میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انتہائی بصیرت افروز پیرائے میں قرآن حکیم کی تعلیم پھیلانے پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی مہم کو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سے باندھا ہوا ہے۔ اس لئے دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم اور اس کے مطالب کو پھیلانا ضروری ہے تاکہ جب ان علاقوں کے لوگ اسلام میں داخل ہوں تو ایسے احمدی معلم موجود ہوں جو ان کی تربیت کر سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تقاضا کریں گے کہ ان کو اسلام کی روح سے آشنا کیا جائے اور اس کی گہرائیوں کا علم دیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم دنیا بھر کی بیماریوں کا علاج اور دنیا بھر کے وسیع ترین مسائل کا حل ہے اور ہمیں ساری دنیا کو یہ باور کرانا ہے کہ یہ تعلیم اتنی بلند اور موثر ہے کہ تمہارے تمام مسائل حل کر سکتی ہے اور تمہارے پاس جو تعلیم ہے وہ تمہارے مسائل کا حل نہیں ہے۔ جب ہم یہ بات دنیا کو بتا دیں گے تو وہ خود بخود اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اس ضمن میں آپ نے احمدی نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ مختلف ملکوں کی زبانیں سیکھیں تاکہ اقوام عالم تک قرآن کا پیغام موثر طریق پر پہنچا سکیں۔

آپ نے فضل عمر درس القرآن کلاس کے طالب علموں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس پندرہ دن کی مدت میں قرآن کریم کے تمام مطالب نہیں سیکھے جا سکتے بلکہ یہ مطالب تو پندرہ نسلوں میں بھی پورے نہیں سیکھے جا سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کلاس کا مقصد تو طالب علموں کے دلوں میں قرآن کا پیار اور اس کی لذت کا چسکا ڈالنا ہے۔ جب یہ چسکا دل میں پڑ جائے گا تو آپ قرآن کی تفسیر سیکھنے کی طرف راغب ہوں گے۔ آپ نے مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یورپ میں اکثر لوگوں کو عیسائیت سے احمدی ہونے کے بعد سچی خوابیں آنے لگ گئی ہیں۔ اب ایسے لوگوں کے سامنے دنیا بھر کے دہریے اکٹھے ہو کر کہیں کہ خدا کوئی نہیں ہے تو بھی وہ کبھی نہیں مان سکتے کیونکہ انہیں خدا تعالیٰ کا قرب میسر آچکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے بڑے زور سے اعلان کیا کہ دنیا بھر کے غریب اور دھتکارے ہوئے دکھی انسانوں کے مسائل کا جو حل اسلام پیش کرتا ہے وہ اور کوئی پیش نہیں کرتا اور یہ بات ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائی ہے جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں یہ نور حاصل کیا۔ آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجے میں اس قدر روحانی علوم حاصل کئے ہیں کہ دنیا کو حیران کر کے رکھ دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے جو بنیادی مضامین سکھائے ہیں ان کا ذکر کرنے کے لئے شاید مجھے چار سو یا چھ سو خطبے دینے پڑیں اور پھر بھی ایک حد تک ہی اس مضمون کا احاطہ ہو سکے گا۔ آپ نے اس سلسلے میں صرف ایک مضمون کی وضاحت آج کی اور بتایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالمین کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں اور عالمین میں سے انسان ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے دنیا کی ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نے ہر چیز سے خدمت لینی ہے۔ اس تعلیم کے تحت خدا تعالیٰ نے انسان اور دیگر مخلوق کے حقوق قائم کر دیئے ہیں اور فرمایا یہ ہے کہ ان سے فائدہ بھی حاصل کیا جائے مگر ان کے حقوق تلف نہ کئے جائیں۔ اس ضمن میں حضور نے متعدد مثالیں دے کر نہایت خوبصورتی سے سارا مضمون واضح کیا اور فرمایا کہ ساری اسلامی تعلیمات اس ایک فقرہ میں آجاتی ہیں کہ سارے انسان ایک سبق آپس میں لڑنے نہیں دے گا بلکہ آپس میں پیار و محبت سے رہنا ہوگا۔ اس طرح سے بتایا کہ انسان بحیثیت نوع اشرف المخلوقات ہے اور بشر ہونے کے لحاظ سے انسانوں میں کوئی فرق نہیں۔ آپ نے اس سلسلے میں ماں باپ کے حقوق پر بھی دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام نے ہر مسلمان کو اس کے ماں باپ کی خدمت اور احترام کی تلقین کی ہے اور اس سلسلے میں ایسی کوئی قید نہیں لگائی کہ ماں باپ مسلمان ہونے چاہئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے احمدی نونہالوں کو قرآن کریم کے مطالب سیکھنے کی نصیحت فرماتے ہوئے ازراہ شفقت انہیں اس امر کی اجازت دی کہ اگر ان کو کسی جگہ کوئی بات سمجھ نہ آئے تو وہ حضور کو لکھیں حضور انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ نے بڑی تحدی سے دعویٰ کیا کہ اخلاقیات کے بارے میں دنیا کے کسی بڑے سے بڑے فلاسفر اور ماہر اخلاقیات کی کوئی بات نکال کر دکھائی جائے تو آپ اس کے مقابلے میں قرآن کریم سے اس ایک مسئلے کے بارے میں اتنی جامع تعلیم نکال کر دکھائیں گے کہ کبھی انسانی ذہن اس بلندی تک پہنچا ہی نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سارا علم خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے۔ آپ نے دعا فرمائی کہ احمدی نوجوان احمدیت میں پیدا ہوئے اور احمدیت سے منسوب ہونے کی بنا پر جن ذمہ داریوں کے مورد بنتے ہیں اس مقام کو پہچانیں اور اس کا حق ادا ادا کریں۔

بعد ازاں حضور نے تقریری مقابلہ میں امتیاز حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس سے قبل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے کلاس کی رپورٹ پیش کی جس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا +

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

امراء جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں

محترم امراء اضلاع اور امراء و صدر صاحبان مقامی! کیا آپ کے عہدہ داران کو یہ یاد ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی **وصولی** کا چھٹا مرحلہ گزر رہا ہے اور اس میں سے چار ماہ گزر چکے ہیں اور آٹھ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس عرصہ میں ہم نے ہر وعدہ کنندہ سے ان کے وعدہ کا ۶/۱۵ حصہ تک ضرور وصول کرنا ہے۔ تمام مخلصین کو یاد دلاتے رہیئے تاکہ سال کے آخر پر کوئی دقت وصولی میں پیدا نہ ہو۔ پہلے کی طرح اب بھی آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔

تبلیغ

فرمان حضرت مصلح موعود رض

"ہم نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے ہم نے چپہ چپہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کرنی ہے یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے" ...... اور فرمایا "اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیابی تک پہنچانا ہے ابکسی ایک ملک اور دو ملکوں کا سوال نہیں۔ اب کسی ایک مبلغ اور دو مبلغوں کا سوال نہیں اب مر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات رہ نہیں سکتی۔"

پابندئ نماز کے سلسلہ میں بعض ضروری احکام اسلام

محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ

(مشکوٰۃ ص۵۸)

کہ اللہ تعالیٰ کے مومن بندے اور کافر بندے کے درمیان فرق ترک نماز کا ہے۔

۲۔ حقیقی نماز تبھی ادا ہوتی ہے کہ نماز کا ترجمہ آتا ہو۔ اسی لئے قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (نساء ع۷)

کہ تم کو علم ہونا چاہیئے کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جن لوگوں کو سارے جسم میں تعْلَمُوْا نصیب نہ ہوا۔ ان کی نماز ہی کیا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ ص۳۶۸)

۳۔ قرآن کریم میں ہر جگہ نماز کے ذکر میں جمع کے الفاظ لانا اس غرض سے ہے کہ بقول سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے۔" (تفسیر کبیر ۱ ص۱۰۶)

سو جہاں تک ممکن ہو نمازیں باجماعت ادا کرنی لازم ہیں۔ کیونکہ باجماعت نمازی کو ۲۵ یا ۲۷ درجے کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ (بخاری)

۴۔ بعض لوگ بلا وجہ اور ماسوائے معذوری و مجبوری کے بھی ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھ لیتے ہیں۔ یہ بھی مناسب نہیں بلکہ ہر ایک نماز کو الگ الگ اپنے وقت پر ادا کرنا چاہیئے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِہَا (الجامع الصغیر مصری مع مشکوٰۃ ص۵۸)

کہ اللہ تعالیٰ کو سب اعمال سے محبوب تر عمل وہ نماز ہے جو اپنے وقت پر ادا کی جائے۔

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تاکید فرمائی کہ پانچوں نمازوں کی پابندی کیا کرو۔ اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑی جائے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

صَلُّوْا خَمْسَکُمْ (الجامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۷) کہ پانچوں نمازیں ادا کرو۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی رد ہو جاتی ہیں۔" (تفسیر کبیر جلد ۱ ص۱۰۰)

۶۔ اسی طرح نماز کے سلسلہ میں ایک ارشاد ربانی یہ ہے

وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْہَا (طٰہٰ ع۸)

کہ اپنے اہل و عیال یعنی بیوی بچوں کو بھی نماز کی باقاعدگی سے پابندی کا حکم بار بار کرتے رہو یہاں تک کہ وہ سب نمازی بن جائیں۔

افراد حضرات ممبران مجلس اور اپنے اہل و عیال کو ان امور سے آگاہ کرتے اور ان کی پابندی کی تلقین فرماتے رہا کریں۔ خدا تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔